حرمین شریفین کے سفر نامے : ادب کی مخصوص صنف

محمد عبدالجبار شیخ

ڈائریکٹر سیرت سٹڈیز سنٹر سیالکوٹ

سفر ناموں کا ادب ایک ایسی تخلیق ہے جو حقیقی انسانی ادب ہے اور انسانیت کے معیار کے مطابق مطلوبہ فطری اقدار کو امت مسلمہ کی رہنمائی کے لیے پیش کرتا ہے اور اس آیت کی حقیقی تصویر ہے کہ **فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَاتَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ** (الروم)۔ حرمین کا مسافر دور جدید کے غیر فطری تکلفات اور مشکلات سے ہٹ کر دین متین کی فطری راہ پر رحمتوں اور دشواریوں سے بھرے ہوئے سفر کو حقیقی طمانیت اور سکینت کے حصول کا ذریعہ خیال کرتا ہے۔ اس کے لیے دیار محبوب کا سفر' حرم مکہ اور امور حرم مدینہ کا بیان حقیقت سفر نامہ کے نکھار کی علامت ہے۔ اس لیے مختلف زبانوں میں لکھے گئے حرمین شریفین کے سفر نامے "ادب برائے انسانیت" کا اعلیٰ ترین مظہر ہیں۔ کوئی بھی زبان ہو اور کوئی بھی مصنف معروضی طور پر زیارت حرمین کا بیان دراصل ان حقائق کی تشریح و توضیح پر مبنی ہوتا ہے جو ایک زائر کو اس سفر میں پیش آتے ہیں۔ حرمین شریفین کے سفر ناموں کی یہی ادبی خصوصیت اور یہی علمی اور فکری بنیاد ہے جس کا تعلق براہ راست حضور سرور کائنات ﷺ کے اس ارشاد پاک سے قائم ہوتا ہے : ادبنی ربی فاحسن تادیبی. پھر اسی ادب فطرت کی تکمیل ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ کے الفاظ سے ہو رہی ہے۔ کلام اللہ کی آیات و سور' احادیث نبوی کا لٹریچر' میثاق مدینہ' خطبہ حجۃ الوداع' حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سربراہان مملکت کو فرستادہ خطوط کی دستاویزات' ائمہ و علما کے احوال اور حرمین شریفین کے سفر ناموں کی زبان و ادب ایسے ہی بامقصد ادب کا اظہار ہے۔

رچرڈ برٹین کا "گرتیج ٹو مکہ" **(Grimmage to macca)** ہو یا محمد اسد کا روڈ ٹو مکہ **(Road to mecca)** ابن جبیر' ابن بطوطہ البیرونی اور دیگر سیاحوں کی تحریرت

ہوں یا محمد حسین ہیکل کی منزل الوحی ساری تحقیقیں اور کاوشیں ادب اسلامی کی مثال ہیں۔ اور نہ صرف امت مسلمہ بلکہ پوری انسانیت کے لیے دین فطرت کی طرف بے مثال رہنمائی کی دلیل ہیں اور قرآن پاک کی اس آیت کی تفسیر کی : قُلْ سِیْرُوا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ حرمین کے سفرنامے تو ہمیں مرکز کے ساتھ اپنے عظیم ترین امور اور مخلصانہ تعلق کی نشان دہی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ابدالآباد تک منسلک رہنے کی تربیت دیتے ہیں، کیونکہ حرمین کی حاضری ایک مومن کے لیے ایمان کے معراج کی سی حیثیت رکھتی ہے۔

لیکن ان سب حقیقتوں کے باوصف آج ہمیں اس بات کا گہرائی میں تجزیہ کرنا ہے کہ ہم امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا حل سفرناموں کی روشنی میں کیونکر تجویز کر سکتے ہیں اور ان تحدیات کا وافی و شافی جواب ان سفرناموں سے کیونکر ممکن ہے جو آج ہمیں درپیش ہیں۔ ایک طرف الکفر ملة واحدہ کے تحت آج اسلام کی مخالف قوتیں مسلمانوں کے خلاف یک جان ہو کر عالم اسلام کو اپنا اولین ہدف قرار دے چکی ہیں اور دوسری طرف خود مسلمان معاشرہ فرقہ وارانہ کشمکش اور داخلی تصادم کا شکار ہے۔ پوری امت مسلمہ مغربی تہذیب کی متشدانہ یلغار کی زد میں ہے، کیونکہ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو اپنا سب سے بڑا حریف اور مدمقابل ٹھہرالیا ہے۔

اس لیے اس بات کا جائزہ لینا ضروری ہے کہ انسانی معیاری ادب، یعنی اسلامی ادب اور خصوصاً حرمین کے سفرناموں کے مشتملات کی روشنی میں مغرب اور اس کی یلغار کا جواب کیسے ممکن ہے۔ جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے ذریعہ نہ صرف جہالت پھیلائی جارہی ہے، بلکہ پوری انسانیت کو جاہلیت جدیدہ کی اتھاہ اور تاریک غاروں میں دھکیلا جارہا ہے، جس کا علاج ازبس ضروری ہوگیا ہے، کیونکہ اس طرح بھیانک طریقے سے انسانی ذہنوں کو مسخ کیا جارہا ہے کہ سوچ کے ذریعے الٹ کر رہ گئے ہیں۔ اس لیے مسلمان ادیبوں اور دانشوروں کے لیے یہ عصر نو کا بہت بڑا چیلنج ہے جس کا مقابلہ انہیں آگے بڑھ کر کرنا ہوگا۔ پھر دہشت گردی اور بنیاد پرستی کی پھبتی کس کر دنیائے علم و دانش کو مسلمانوں کی

اپوزیشن بنایا جارہا ہے اور پھر اس طریقے سے پس پردہ ایمان والوں کو کتاب ہدایت یعنی قرآن پاک سے دور رکھنے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی لازوال محبت کی حوصلہ شکنی اور کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے شر انگیز پروپیگنڈا دانشوران اسلام کے لیے ایک "آئی اوپنر ہے۔

اس سے کہیں زیادہ خطرناک جسارت یہ ہے کہ میڈیا کے ذریعہ نوجوان نسل کو انسانی قدروں اور اسلامی شعائر سے متنفر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جو کہ اسلام دوست مصنفین کے لیے ایک کھلا چیلنج ہے' اس لیے آنے والی نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ دینا از بس ضروری ہو گیا ہے۔

مسلمان ادبا کو چاہئے کہ وہ حرمین شریفین کے سفر ناموں سے خوشہ چینی کریں اور نہایت مؤثر اور سادہ انداز میں اس مسئلہ کا حل تجویز کریں' علامہ اقبالؒ کے اس شعر کی روشنی میں کہ :

این کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لایزال است و قدیم

نہ صرف قرآنی اقدار کو نسل نو کے سامنے اجاگر کیا جائے' بلکہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت بے پایاں کو جو تسخیر عالم کی اولین دلیل ہے پھر سے روشن کرنے کی سعی کی جائے۔ حج کے ادارے کو اس قدر مؤثر اور بامقصد بنادیا جائے کہ وہ یونیورسل دین' یعنی بین الاقوامی امور کائناتی اقتدارِ اعلیٰ کی طرف بڑھنے کا ذریعہ ہو' کیونکہ عالمی ریاست کا قیام اور ترقی یافتہ دور میں امت انسانیہ کی تشکیل ہی دین کامل کا مقصود و مطلوب ہے۔ ادبائے امت اور دانشوران اسلام کے لیے لازم ہے کہ آگے آئیں اور امت مسلمہ کی علمی اور فکری رہنمائی کر کے ایسا علمی اور ثقافتی رجحان پیدا کریں کہ جس سے نہ صرف انسانی ذہنوں کی آبیاری ہو بلکہ ایسا ثقافتی انقلاب برپا ہو سکے جو قرآن و سنت کی اقدار کی عملی تصویر ہو۔